احرام کی حالت میں ناریل کا تیل لگانا جائز ہے یا نہیں اور اس کی وجہ کیا ہے ؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

رفیق المعتمرین میں یہ بات درج ہے کہ محرم ناریل کا تیل استعمال کر سکتا ہے جبکہ ناریل کے تیل میں تو خوشبو بھی ہوتی ہے، تو اس حوالے سے وضاحت فرما دیں کہ ناریل کے تیل کی اجازت کس وجہ سے ہے ؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

احرام کی حالت میں اس چیز کا لگانا ممنوع ہے جو بذاتِ خود خوشبو ہو، یا اس میں خوشبو کا معنیٰ پایا جاتا ہو۔ ناریل کا تیل نہ تو بذاتِ خود خوشبو ہے اور نہ اس میں خوشبو کا معنیٰ پایا جاتا ہے (کہ کوئی بھی اسے بطور خوشبو استعمال نہیں کرتا، جیسا کہ کدو کا تیل ہے کہ اسے بھی کوئی بطور خوشبو استعمال نہیں کرتا)۔ لہٰذا مُحرِم (احرام باندھنے والے) کے لئے ناریل کے تیل کا استعمال جائز و درست ہے، شرعاً اس میں کوئی ممانعت و حرج نہیں ہے۔

ملک العلماء، ابو بکر کاسانی رحمۃ اللہ علیہ بدائع الصنائع میں ارشاد فرماتے ہیں: ”قال اصحابنا ان الاشیاء التی تستعمل فی البدن علی ثلاثۃ انواع نوع ھو طیب محض معد للتطیب بہ کالمسک والکافور والعنبر وغیر ذلک و تجب بہ الکفارۃ علی ای وجہ استعمل حتی قالوا لو داوی عینہ بطیب تجب علیہ الکفارۃ لان العین عضو کامل استعمل فیہ الطیب فتجب الکفارۃ **و نوع لیس بطیب بنفسہ ولا فیہ معنی الطیب ولا یصیر طیبا بوجہ کالشحم فسواء اکل او ادھن او جعل فی شقاق الرجل لا تجب الکفارۃ** و نوع لیس بطیب بنفسہ لکنہ اصل الطیب یستعمل علی وجہ الطیب ویستعمل علی وجہ الادام کالزیت والشیرج فیعتبر فیہ الاستعمال فان استعمل استعمال الادھان فی البدن یعطی لہ حکم الطیب وان استعمل فی مأکول او شقاق رجل لا یعطی لہ حکم الطیب کالشحم اہ“ **یعنی ہمارے اصحاب نے فرمایا: بدن پر استعمال ہونے والی اشیاء تین قسم کی ہیں:** خوشبوئے محض کہ جو خوشبو حاصل کرنے کے لیے ہی تیار کی گئی، جیسے مشک، کافور، عنبر وغیرہ، اس میں کفارہ واجب ہوگا، خواہ کسی طور پر اسے استعمال کیا گیا ہو۔ حتی کہ فقہاء نے فرمایا کہ اگر کسی نے خوشبو سے اپنی آنکھ کا علاج کیا، تو اس پر کفارہ واجب ہوگا، کیونکہ آنکھ ایک مکمل عُضو ہے اور اس میں خوشبو کو استعمال کیا گیا ہے، لہٰذا کفارہ لازم ہوگا۔ **دوسری**

قسم وہ جو بذاتِ خود خوشبو نہ ہو، نہ ہی اس میں خوشبو والا معنیٰ پایا جاتا ہو جیسا کہ چربی تو اس میں کھانا یا بطورِ تیل استعمال کرنا یا پیروں کی پھٹن پر لگانا سب برابر ہے اور اس میں کوئی کفارہ واجب نہیں۔ تیسری نوع وہ کہ جو بذاتِ خود تو خوشبو نہیں، لیکن خوشبو کی اصل ہے کہ بطورِ خوشبو بھی استعمال ہوتی ہے اور بطورِ سالن بھی۔ جیسے زیتون اور تل کا خالص تیل۔ اس میں اس کا استعمال معتبر ہے (چنانچہ) اگر بطورِ تیل بدن پر استعمال ہو، تو اس کے خوشبو ہونے کا حکم دیا جائے گا اور اگر کسی کھانے والی شے یا پیروں کی پھٹن میں استعمال ہو، تو چربی کی طرح خوشبو کا حکم نہ دیا جائے گا۔ اھ۔" (بدائع الصنائع جلد 6، صفحہ 190، مطبوعہ کوئٹہ)

جو باتیں احرام میں جائز ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "گھی یا چربی یا کڑوا تیل یا ناریل یا بادام کدو، کاہو کا تیل کہ بسایا نہ ہو بالوں یا بدن میں لگانا۔" (بہارِ شریعت، حصہ 6، صفحہ 1082، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید معلومات کے لئے احرام میں خوشبو کے استعمال اور اس متعلق تفصیلی و تحقیقی صورتوں پر مشتمل مجلس تحقیقات شرعیہ (دعوتِ اسلامی) کا شائع کردہ رسالہ بنام "احرام اور خوشبودار صابن" کا مطالعہ فرمائیں، دیے گئے لنک پر کلک کرکے یہ رسالہ ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2219

تاریخ اجراء: 28 شعبان المعظم 1446ھ/27 فروری 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net